علم وعمل

ضبط وترتیب سید نصیب علی شاہ بخاری، صدر جمعیۃ الطلباء اسلام
شریک دورۂ حدیث شریف دارالعلوم حقانیہ

ارشادات حضرۃ شیخ الحدیث

کراچی میں دو چار ماہ زیر علاج رہنے کے بعد حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ طویل وقفہ کے بعد دارالحدیث میں تشریف فرما ہوتے طلباء کے لئے مسرت کا موقع تھا، اظہار عقیدت کے طور پر پشتو اور عربی میں قصیدے اور سپاسنامے طلبہ نے پیش کئے اور شرف تلمذ حاصل کرنے کے لئے دورۂ حدیث کے طلبہ نے ترمذی شریف کے اوائل اور اواخر کچھ حصے پڑھ کر سنائے کہ سماعاً شرف تلمذ حاصل ہو اس موقع پر دارالحدیث اساتذہ طلبہ ومشائخ سے بھرا ہوا تھا، حضرت مدظلہ نے اس مجلس میں ضعف کے باوجود حسب ذیل ارشادات سے ہمیں نوازا۔ (سید نصیب علی شاہ بخاری)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ اما بعد ۔ گذشتہ دور میں احادیث شریف پڑھنے کے دو طریقے ہوتے تھے، ایک بڑا طریقہ سرد الحدیث، حدیث کی عبارت پڑھنا، ان کی درسی زبان عربی تھی اور قرآن کے بعد فصاحت اور بلاغت احادیث میں ہے۔ تو ابتدائی دور میں ہمارے ہاں کے رائج لفظی تحقیقات پر بحث نہیں ہوا کرتی تھی بلکہ صرف احادیث کا اتصال سند کے لحاظ سے ایک اہم اور ضروری امر تھا۔ تاکہ ہر حدیث کا سند متصل ہو جائے۔ سند کی مثال ایسی ہے جیسے کہ دریا بہتا ہے اور ہمارے دارالعلوم کے سامنے ایک زمین ہے جو اس دریا سے سیراب ہونا چاہتی ہے اس کے سیراب کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ درمیان میں سے ایک چھوٹی نہر نکالی جائے جس کے ذریعہ پانی آکر زمین سیراب ہو جائے گی۔ ارشاد ہے: انما انا قاسم واللہ یعطی۔ اللہ جل جلالہ نے آپ اور ہماری ہدایت کیلئے وحی بھیجی :۔ تنزیل من حکیم حمید لا یأتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ ۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کو نہایت حفاظت سے محفوظ بنا کر بھیجا۔ جب وحی آتی ہے تو خود جبرائیلؑ پر بھی شیطان یا اس کے ذریۃ اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ جبرائیل کو ایک نبی نے کہا کہ آپ ساتویں آسمان سے وحی لاتے ہیں اور اتارتے ہیں تو کیا آپ کو کوئی تکلیف اور مشقت تو نہیں ہوتی تو جبرائیل نے فرمایا کہ میں نے کبھی کسی قسم کا تردد اور مشقت محسوس نہیں کیا ہے۔ مگر صرف اس وقت

جب یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے کنوئیں میں ڈال دیا تو میں ساتویں آسمان پر تھا کہ امر ہوا کہ جاؤ یوسف علیہ السلام کو پکڑ لو تاکہ پانی میں ڈوب نہ جائے یہ مسافت تو وہ زمین گز ہو گی لیکن اللہ تعالیٰ کا امر تھا کہ پانی تک پہنچنے سے قبل پکڑ لوں۔ انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین - جبرائیل علیہ السلام نے انگلی سے قریٰ لوط جس کی چھ لاکھ سے زیادہ آبادی تھی آسمان تک پہنچائی اور پھر اُسے پھینک دیا۔ اوّلاً تو جبرائیلؑ ذی قوۃ اور عند ذی العرش مکین ہے۔ دنیا کے عناصر اربعہ مرکب چیز تو انفعال کا اثر قبول کرتی ہے مگر اللہ تعالیٰ تو قوی اور مضبوط ہے قدرت کا مالک ہے اور جو ذی العرش کے ساتھ مکین ہے وہ منفعل نہیں اس پر کوئی چیز اثر نہیں کر سکتی۔ مطاع سردار ہے۔ جب جبرائیلؑ کہیں جاتے ہیں تو اُن سے آگے پیچھے ہزاروں ملائکہ کا باڈی گارڈ ساتھ جاتا ہے اس کیلئے ضرورت نہیں لیکن یہ صرف قانونی انتظام ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے حفاظت وحی کیلئے کیا گیا ہے۔ تو یہ حدیث جو ہے یہ وحی غیر متلو ہے۔ وحی ایک متلو ہے جو کہ قرآن مجید ہے قدیم ہے اور دوسری غیر متلو ہے جو نماز میں نہیں پڑھی جاتی حادث ہے اور اس وجہ سے حدیث کو حدیث کہا جاتا ہے الحدیث ما نسب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر القرآن قولاً او فعلاً او تقریراً و ثبوتاً۔

احادیث بھی وحی ہے لیکن وحی غیر متلو ہے اور یہ وحی غیر متلو جوامع اور سنن کی شکل میں آپ کو درسگاہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ ترمذی شریف جوامع میں سے ہے اس میں آداب، عقائد، احکام، تفسیر، سنن، اس میں جملہ آٹھوں انواع حدیث جمع کی گئی ہیں۔ اوّل جوامع میں بخاری شریف ہے۔ دوسرے درجہ میں مسلم شریف، تیسرے درجہ میں ترمذی شریف ہے۔ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ سنن میں سے ہیں۔ جن احادیث کی کتابوں میں احکام ذکر کئے جاتے ہیں، کتاب الحدود سے وصایا تک اس کو سنن کہا جاتا ہے اور جن کتابوں میں آٹھوں اقسام بیان ہو کم ہوں یا زیادہ جیسا کہ مسلم شریف جوامع میں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو یہ مشغولیت فی الاحادیث مبارک بنادے اور انشاء اللہ اس کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ہے کہ نضر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاھا ثم اداھا کما سمعھا۔ تر و تازہ رکھے اس آدمی کو جس نے میری بات سن لی جیسا کہ آپ پڑھتے ہیں فوعاھا پھر یاد کیا اداھا کما سمعھا۔ پھر پہنچایا، جیسا کہ سنا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت اور قبر میں تر و تازہ اور آباد رکھے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے میرے خلفاء پر۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں۔ حضور اقدس صلعم نے فرمایا میرے خلفاء وہ ہیں جو حدیث پڑھتے ہیں پھر اس کی اشاعت کرتے ہیں۔ رحم اللہ خلفائی۔

—— تو یہ ایک بڑی سعادت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشرف فرما دیا ہے۔ بدقسمتی سے اس دفعہ میں (بوجہ امراض کے) آپ کی خدمت کرنے سے محروم ہو گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو علم نافع نصیب فرما دے۔ آپ کی

بقیہ صفحہ ۱۲ پہ